ہوئے اس معاشرہ کو تبدیل کرنے' اسے ظالموں کے پنجے سے نکالنے اور اسے حق و انصاف کی بنیادوں پر ازسرنو استوار کرنے کی جدوجہد نہ کریں تو پھر جب اللہ تعالٰی کی پکڑ اس معاشرے کو اپنی گرفت میں لیتی ہے تو صرف مفسدین ہی تباہ نہیں ہوتے' بلکہ سب لوگ اس مصیبت کا نشانہ بنتے ہیں۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الانفال ۸: ۲۵) اور بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف انھی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنھوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

آج پاکستانی قوم بھی ایک ایسی ہی نازک اور فیصلہ کن صورت حال سے دوچار ہے۔ پانی سر سے اونچا ہوتا جا رہا ہے اور اگر خیر کی تمام قوتیں اجتماعی شر اور فساد کا مقابلہ کرنے کے لیے میدان میں نہیں آتیں تو کچھ پتا نہیں کہ کتنی مہلت اور مل سکے۔ عوام کی بیداری' علما کا گروہی مفادات سے بلند ہو کر اپنے اصل مشن یعنی اقامت دین اور قیام عدل کے لیے عوام کی صحیح راہنمائی کے لیے تن من دھن سے مصروف ہو جانا' سیاسی کارکنوں کا گھر گھر جا کر عوام کو حق و انصاف کا ساتھ دینے' ظالموں کے خلاف صف آرا ہونے اور ملت اسلامیہ پاکستان کی حقیقی آزادی' عزت اور حقوق کی حفاظت کے لیے ملک گیر جدوجہد کے لیے منظم اور متحرک کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ اس کام میں کتنا وقت لگتا ہے اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ اصل چیز اس جدوجہد کا صحیح خطوط پر اور صحیح مقاصد کے لیے شروع ہو جانا اور جو لاوا زیر زمین پک رہا ہے اسے کسی غلط رخ پر جانے سے روک کر ایک حقیقی اور پایدار اسلامی انقلاب کے لیے استعمال کرنا ہے۔

ہماری ذمہ داری جدوجہد اور کوشش ہے' نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں لیکن اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر خلوص' ایمان اور احتساب سے صحیح مقاصد اور اہداف کے لیے جدوجہد کی جائے تو وہ راہ کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے' مخلصین کے ضعف کو قوت سے بدل دیتا ہے' جہاد کرنے والوں کی اپنے فرشتوں سے مدد کرتا ہے اور انھیں دنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

(یہ تحریر تقسیم عام کے لیے منشورات' منصورہ' لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ ۲۵۰ روپے سیکڑہ)

قانون کی حکمرانی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر بھی اطاعت فی المعروف کی قید لگائی گئی ہے' حالانکہ حضورؐ کے بارے میں اس امر کے کسی ادنیٰ شبہے کی گنجایش بھی نہ تھی کہ آپؐ کبھی منکر کا حکم بھی دے سکتے ہیں۔ اس سے خود بخود یہ بات واضح ہو گئی کہ دنیا میں کسی مخلوق کی اطاعت قانون خداوندی کے حدود سے باہر جا کر نہیں کی جاسکتی' کیونکہ جب خدا کے رسولؐ تک کی اطاعت معروف کی شرط سے مشروط ہے تو پھر کسی دوسرے کا یہ مقام کہاں ہو سکتا ہے کہ اسے غیر مشروط اطاعت کا حق پہنچے اور اس کے کسی ایسے حکم یا قانون یا ضابطے اور رسم کی پیروی کی جائے جو قانون خداوندی کے خلاف ہو۔ اس قاعدے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ' اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ (مسلم' ابوداود' نسائی) اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے' اطاعت صرف معروف میں ہے۔ یہی مضمون اکابر اہل علم نے اس آیت [وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ (الممتحنة ۶۰:۱۲) اور کسی امر معروف میں تمھاری نافرمانی نہ کریں گی] سے مستنبط کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں:

> اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمھاری نافرمانی نہ کریں' بلکہ فرمایا یہ ہے کہ وہ معروف میں تمھاری نافرمانی نہ کریں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے نبی تک کی اطاعت کو اس شرط سے مشروط کیا ہے تو کسی اور شخص کے لیے یہ کیسے سزاوار ہو سکتا ہے کہ معروف کے سوا کسی معاملے میں اس کی اطاعت کی جائے (ابن جریر)۔

امام ابوبکر جصاص لکھتے ہیں:

> اللہ کو معلوم تھا کہ اس کا نبی کبھی معروف کے سوا کسی چیز کا حکم نہیں دیتا' پھر بھی اس نے اپنے نبی کی نافرمانی سے منع کرتے ہوئے معروف کی شرط لگا دی تاکہ کوئی شخص کبھی اس امر کی گنجایش نہ نکال سکے کہ ایسی حالت میں بھی سلاطین کی اطاعت کی جائے' جب کہ ان کا حکم اللہ کی اطاعت میں نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مَنْ اَطَاعَ مَخْلُوْقاً فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْمَخْلُوْقَ ' یعنی جو شخص خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت کرے' اللہ تعالیٰ اس پر